احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 23 اپریل 2004ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 23 اپریل 2004ء، 2 ربیع الاول 1425 ہجری - 23 شہادت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 88

کسی کو شرمندگی نہ ہو

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

جب دستر خوان بچھایا جائے تو کوئی شخص (خصوصاً میزبان) اٹھ نہ کھڑا ہو اور نہ اپنا ہاتھ کھینچے خواہ وہ سیر ہو چکا ہو جب تک دوسرے لوگ فارغ نہ ہوں۔ کیونکہ جب کوئی آدمی کھانا ختم کر دیتا ہے تو اس کا ساتھی شرمندہ ہو کر چھوڑ دیتا ہے حالانکہ اس کو ضرورت ہوتی ہے

(سنن ابن ماجه كتاب الاطعمه باب النهى ان يقام حديث نمبر 3285)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

جب کھانا آگے رکھا جاتا یا دستر خوان بچھتا تو حضرت مسیح موعود اگر مجلس میں ہوتے تو یہ پوچھ لیا کرتے۔ کیوں جی شروع کریں؟ مطلب یہ کہ کوئی مہمان رہ تو نہیں گیا۔ یا سب کے آگے کھانا آ گیا۔ پھر آپ جواب ملنے پر کھانا شروع کرتے۔ اور تمام دوران میں نہایت آہستہ آہستہ چبا چبا کر کھاتے۔ کھانے میں کوئی جلدی آپ سے صادر نہ ہوتی۔ آپ کھانے کے دوران میں ہر قسم کی گفتگو فرمایا کرتے تھے......... سالن آپ بہت کم کھاتے تھے۔ اور کسی خاص دعوت کے موقعہ پر دو تین قسم کی چیزیں سامنے ہوں تو اکثر صرف ایک ہی پر ہاتھ ڈالا کرتے تھے۔ اور سالن کی جو رکابی آپ کے آگے سے اٹھتی تھی وہ اکثر ایسی معلوم ہوتی تھی کہ گویا اسے کسی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ بہت بوٹیاں یا ترکاری آپ کو کھانے کی عادت نہ تھی بلکہ صرف لعاب سے اکثر چھوا کر ٹکڑا کھا لیا کرتے تھے۔ لقمہ چھوٹا ہوتا تھا اور روٹی کے ٹکڑے آپ بہت سے کر لیا کرتے تھے۔ اور یہ آپ کی عادت تھی۔ دستر خوان سے اٹھنے کے بعد سب سے زیادہ ٹکڑے روٹی کے آپ کے آگے سے ملتے تھے۔ اور لوگ بطور تبرک کے ان کو اٹھا کر کھا لیا کرتے تھے۔ آپ اس قدر کم خور تھے کہ باوجودیکہ سب مہمانوں کے برابر آپ کے آگے کھانا رکھا جاتا تھا مگر پھر بھی سب سے زیادہ آپ کے آگے سے بچتا تھا......... بعض دفعہ تو دیکھا گیا کہ آپ صرف روکھی روٹی کا نوالہ منہ میں ڈال لیا کرتے تھے اور پھر انگلی کا سرا شوربے میں تر کر کے زبان سے چھوا دیا کرتے تا کہ لقمہ نمکین ہو جاوے۔ پچھلے دنوں میں جب آپ گھر میں کھانا کھاتے تو آپ صبح کے وقت مکی کی روٹی اکثر کھایا کرتے تھے۔ اور اس کے ساتھ کوئی ساگ یا صرف لسی کا گلاس یا کچھ مکھن ہوا کرتا تھا۔ یا کبھی اچار سے بھی لگا کر کھا لیا کرتے تھے۔ آپ کا کھانا صرف اپنے کام کے لئے قوت حاصل کرنے کے لئے ہوا کرتا تھا نہ کہ لذت نفس کے لئے۔ بارہا آپ نے فرمایا کہ ہمیں کھا کر یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ کیا پکا تھا اور ہم نے کیا کھایا۔ ہڈیاں چوسنے اور بڑا نوالا اٹھانے۔ زور زور سے چپڑ چپڑ کرنے۔ ڈکاریں مارنے یا رکابیاں چاٹنے یا کھانے پر بہت گفتگو کرنے اور اس کے مدح و ذم اور لذائذ کا تذکرہ کرنے کی آپ کی عادت نہ تھی بلکہ جو پکتا تھا وہ کھا لیا کرتے تھے کبھی کبھی آپ پانی کا گلاس یا چائے کی پیالی بائیں ہاتھ سے پکڑ کر پیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ابتدائی عمر میں دائیں ہاتھ میں ایسی چوٹ لگی تھی کہ اب تک بوجھل چیز اس ہاتھ سے برداشت نہیں ہوتی۔ اکڑوں بیٹھ کر آپ کو کھانے کی عادت نہ تھی بلکہ آلتی پالتی مار کر بیٹھتے یا بائیں ٹانگ بٹھا دیتے اور دایاں گھٹنا کھڑا رکھتے۔

(سیرة مسیح موعود ص 47)

محبت اور حسن سلوک کے مستحق

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

پھر اس لئے بھی وہ (یتیم) محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 7)

(مرسلہ: کفالت یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ)

عطیات برائے امداد طلباء

حصول علم ہمارا دینی فریضہ ہے۔ جماعت کو خدا کے فضل سے اس فریضہ کی ادائیگی کیلئے مستحق طلبہ و طالبات کی مالی معاونت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے نظارت تعلیم کے تحت باقاعدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلبہ کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ خالصۃً احباب جماعت کے عطیات سے کام کرتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لے کر جماعت کے علمی تشخص کو قائم کرنے والوں اور قومی خدمت کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائے جاسکتے ہیں۔

پلاسٹک اور ہینڈ سرجری کے ماہر ڈاکٹر کی آمد

مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب پلاسٹک اور ہینڈ سرجری کے ماہر مورخہ یکم مئی 2004ء بروز ہفتہ ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب سرجیکل / ای این ٹی آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 298)

فدائیانہ خدمت کی ایک یادگار شب

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قدیم ترین عشاق میں سے تھے۔ جنہوں نے 3رجنوری 1935ء کو قادیان میں وفات پائی اور سیدنا مصلح موعود کی اجازت سے موصی نہ ہونے کے باوجود بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ آپ کا درج ذیل تحریری بیان اخبار الحکم 21رمئی 1924ء صفحہ 5 کی زینت ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے شیخ حامد علی مرحوم کو جو دن رات آپ کی خدمت میں رہتے تھے اور جن کی نسبت آپ نے فرمایا تھا کہ حامد علی جیسا کہ اب دنیا میں میرے ساتھ ہے اسی طرح بہشت میں میرے ساتھ ہوگا۔ امرتسر کسی کام کے لئے روانہ فرمایا۔ چونکہ میں یوں تو ہمیشہ خدمت میں رہتا تھا۔ مگر خدمت کے طور سے مجھ سے کام نہیں لیتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور شیخ حامد علی تو امرتسر چلے گئے رات کو آپ کو تکلیف ہوگی۔ میرا جی چاہتا ہے کہ رات کو بھی آپ کی خدمت مبارک میں رہوں۔ اور جو کام آپ کے ہوں وہ بخوشی دل سے کروں مدتوں میں آج تمنا پوری ہوئی۔ فرمایا بہت اچھا۔ پھر میں بعد نماز عشاء اس کا تہیہ کر کے مبارک کی چھت پر پہنچا۔ اس زمانہ میں ایک عشرہ کے لئے ایک چلہ کیا تھا اور وہ چلہ ایک خاص کام کے لئے دعا کا تھا۔ جب میں پہنچا تو فرمایا صاحبزادہ صاحب آ گئے میں نے عرض کیا کہ حضرت آ گیا۔ آپ ٹہلتے رہے۔ اور کچھ دعائیں وغیرہ پڑھتے رہے پھر آپ نے کلام مجید یعنے حمائل ہاتھ میں لی اور مغربی منارہ پر لالٹین رکھ کر پڑھتے رہے درمیانی اور باریک آواز سے۔ میں بیٹھا رہا کہ جب کوئی کام حضرت اقدس فرمائیں گے میں کروں گا۔ خواہ تمام رات جاگنا پڑے۔ لیکن آپ نے مجھے کوئی کام نہ فرمایا۔ آپ نے اپنا کرتہ اتارا اور تہہ بند باندھا۔ گرمیوں کے دن تھے فرش بیت پر لیٹ گئے اس پر بوریا (چٹائی) یا جانماز کچھ نہیں تھی۔ اور سیدھے لیٹ گئے۔ ہاتھ پیر پھیلا دیئے اور **فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں بغیر چارپائی کے نیند نہیں آتی اور کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ ہمیں تو خوب خدا کے فضل سے زمین پر نیند آتی ہے اور ہاضمہ میں بھی کوئی فتور نہیں ہوتا** میں آپ کے پیر دبانے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب رات بہت چلی گئی سو جاؤ تمہیں بہت تکلیف ہوئی ہمارے کام تو چلے ہی جاتے ہیں اور ہمیں کام ہی کیا ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ بہت بہت سفر کئے پہاڑی ملک میں جانا پڑا بدن سدھا ہوا ہے۔ پھر فرمایا تم تو پیر ہو۔ پیروں کو تو عادت ہوتی ہے کہ بغیر چارپائی اور عمدہ بستر کے نیند نہیں آتی۔ میں نیچے سے تمہارے واسطے چارپائی اور بستر گدگدا اچھا سا لاتا ہوں۔ میں یہ سن کر خوف زدہ ہو گیا اور کانپنے لگا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ یہ تکلیف گوارا کریں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے زمین پر سونے کی واقعی عادت ہے کیونکہ چھ چھ ماہ اور سال سال بھر کی چلہ کشیاں کی ہیں۔ چارپائی کا نشان بھی نہیں ہوتا تھا اور قادیان میں تو عموماً چارپائی پر کم لیٹنا پڑتا ہے۔ اور حضور ایک تھوڑی سی بات کے واسطے تین منزلہ سے نیچے جائیں اور بوجھ لاویں مجھے یہ منظور نہیں اور نیز میرے والد صاحب شاہ حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم جو حضور کے دعوے سے پہلے گزر گئے انہوں نے بھی یہ عادت ڈال دی ہے اکثر زمین پر سلاتے اور سردیوں میں حالانکہ سب کچھ تھا گرم کپڑے نہ بنا کر دیتے اگر کوئی کہتا تو فرماتے کہ فقیری اور آرام طلبی جمع نہیں ہو سکتیں۔ حضرت اقدس اس بات کو سن کر خوش ہو گئے۔ فرمایا تمہارے والد صاحب کا ایسا کرنا اب کام آ گیا اور ایسا ہی چاہئے اور احباب کو یہی کرنا چاہئے۔ کہ آرام طلبی نہ ہو۔ فرمایا ہمارا جی چاہتا ہے کہ ہمارے دوست واحباب ایسے بن جاویں کہ گویا فرشتے ہیں اور ابھی آسمان سے اترے ہیں۔ یہ دنیا میں ہوں مگر نہ ہوں۔ پھر فرمایا کہ میں بایاں پاسا بدل لوں یعنی بائیں کروٹ لے لوں میں نے عرض کیا کہ حضرت بہت اچھا۔ آپ سو گئے اور میں سر سے لے کر پیروں تک دباتا ہوا آیا۔ آپ کی آنکھ کھل گئی فرمایا ابھی سوئے نہیں دبا رہے ہو میں نے عرض کیا کہ میں اسی غرض سے آیا تھا۔ پھر فرمایا کہ میں دایاں پاسا بدل لوں میں نے عرض کیا بہت اچھا آپ نے **پھر کروٹ بدل لی اور میں دباتا رہا۔ پھر آپ سو گئے آپ کا سونا اس طریق سے تھا کہ دو تین منٹ کبھی چار پانچ منٹ آپ سوتے تھے۔ اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ کر پھر سو جاتے تھے** اور آپ کے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت ہلتی رہتی تھی جیسے بچے انگلیوں کو حرکت دیا کرتے ہیں پھر آپ جاگ گئے اور فرمایا سو جاؤ۔ پھر میں بحکم الامر فوق الادب آپ کے پیروں کی طرف لیٹ گیا۔ اور مصلے جو میں ساتھ لے گیا تھا وہ سرہانے سر کے نیچے رکھ لیا۔ پچھلی رات کو حضرت اقدس .... جاگے اور مجھے خبر نہیں تھی۔ آپ قرآن شریف پڑھ رہے تھے آہستہ آہستہ باریک آواز سے کہ یہ (یعنی یہ عاجز راقم الحروف) جاگ نہ اٹھے۔ آخر حسب معمول میری آنکھ کھل گئی۔ اور آپ کا قرآن شریف پڑھنا اور آہستہ آہستہ پڑھنا اور ٹہلنا دیکھا فرمایا صاحبزادہ صاحب جاگ اٹھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت .... جاگ اٹھا۔ فرمایا صاحبزادہ صاحب وضو کے واسطے پانی لاؤں۔ میں نے عرض کیا حضرت .... میں تو اس لئے حاضر خدمت ہوا تھا کہ میں خدمت کروں آپ میری خدمت کے لئے تیار ہو گئے فرمایا کیا مضائقہ ہے۔ پس میں جلدی سے بیت کے نیچے اتر گیا اور ڈھاب میں وضو کیا اور جلد آ گیا۔ **اور آپ بھی نوافل پڑھتے رہے اور میں بھی نوافل میں مصروف ہو گیا۔"**

پریت کے گیت

تم نے کہا تھا آن ملیں گے دیر ہے کل یا پرسوں کی
بھیگی اکھیاں چھوڑ گئے ہو اپنی دید کے ترسوں کی

ابھی آمنے سامنے بیٹھنا تھا ابھی دل کے زخم دکھانا تھے
ابھی پیار کے گیت بھی گانے تھے کھلنی تھی کھیتی سرسوں کی

ترے عشق نے ہم کو لوٹ لیا ترے پیار نے ہم کو مار دیا
ان ہجر کے لمبے عرصوں میں بری اکھیاں ہم ترسوں کی

ترے عشق میں میں بھی پاگل تھا ترے پیار میں میں بھی سودائی
کوئی اک دو روز کی بات نہیں یہ جوت لگی تھی برسوں کی

تری یاد کے دیپ جلائیں گے ترے قرب سے لطف اٹھائیں گے
ہم ہرگز بھول نہ پائیں گے تری الفت لمبے عرصوں کی

اب پریت کے گیت سنائیں گے مسرور کو ہم مسرور کو ہم
دامن نہ وفا کا چھوڑیں گے رکھیں گے لاج ان درسوں کی

مرزا الیاس احمد وقار

✿ دو مہینہ میں ایک دن مقرر کیا جائے اور اس میں سارا دن کام کیا جائے۔
(حضرت مصلح موعود)

مخلصین جماعت کی سعی مشکور

✿ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے وقت مخلصین جماعت کی سعی مشکور پر روشنی ڈالی۔ مخلصین نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کیں جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں اور ہمارے پیارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس کے نتائج اپنے خطبہ بتاریخ مورخہ 7 نومبر 2003ء میں بیان فرمانے کا موقع ملا۔ تحریک جدید کے اخراجات چونکہ سال بہ سال بڑھتے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"ہمارا اشاعت (۔) کا کام ہر روز بڑھے گا اور اخراجات بھی بڑھیں گے جو آپ کو بہرحال برداشت کرنے پڑیں گے۔" (سبیل الرشاد صفحہ 210)

اس ارشاد کی روشنی میں مخلصین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مالی استطاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے گزشتہ سال سے بڑھ چڑھ کر وعدے بھجوائیں۔
(وکیل المال اول)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز IAAAE

تعارف، اغراض ومقاصد، توقعات اور بعض قابل ذکر خدمات

انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

اگرچہ احمدیت کے آغاز سے ہی بعض احمدی پروفیشنلز کو جماعت کی خدمت کی توفیق ملتی رہی ہے جن میں شعبہ تعمیرات سے تعلق رکھنے والے سب انجینئرز اور انجینئرز اور بعد میں علیحدہ مخصوص مہارت کے طور پر آرکیٹکٹس بھی شامل ہیں۔ چنانچہ اس عاجز کی معلومات کے مطابق حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بھی ایسی ایک شخصیت یعنی میر ناصر نواب صاحب نظر آتی ہے جو حضرت اماں جان (حرم حضرت مسیح موعود) کے والد ماجد تھے اور محکمہ انہار میں سالہا سال تک ملازمت کرتے رہے۔ خصوصی رفقاء، مسیح موعود کی 313 کی فہرست میں بھی بعض رفیق اس شعبہ سے تعلق رکھنے والے گزرے ہیں۔ حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں مرکز سلسلہ میں جو تعمیرات ہوئیں ان پر بھی یقیناً بعض خوش نصیب سب انجینئرز اور نقشہ نویسوں کو خدمت کا موقع ملا ہوگا۔ حضرت مصلح موعود کے باون سالہ دور میں مرکز اور ممالک بیرون میں کئی بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز بنے اور انفرادی سطح پر بعض خوش نصیب انجینئرز اور آرکیٹکٹس کو خدمت کا موقع ملا۔ جیسے جیسے جماعت کی ضروریات بڑھتی گئیں۔ خلافت ثالثہ میں یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ ان پروفیشنلز کی الگ تنظیمیں بنائی جائیں۔

ایسوسی ایشن کا باقاعدہ آغاز

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بیت بشارت (سپین) کا جب سنگ بنیاد رکھا اور وہاں الحمراء کا محل اور دیگر عالیشان مساجد جو قرون اولیٰ میں بنی تھیں دیکھیں اور واپس تشریف لا کر مرکز میں جماعت کے بعض انجینئرز اور آرکیٹکٹس کو بلوایا اور باقاعدہ طور پر انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کی تنظیم قائم فرمائی اس طرح اس شعبہ سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کو باقاعدہ خدمت کا موقع فراہم کیا گیا اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) کو اس ایسوسی ایشن کو منظم کرنے کا کام سونپا گیا بعد میں آپ کو ہی اس تنظیم کا نگران (Patron) مقرر کر دیا گیا۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ہی پہلی مجلس عاملہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے منظور کروائی جس کے چیئرمین انجینئر افتخار علی قریشی صاحب مقرر ہوئے۔

ایک کمیٹی کے ذریعہ آپ نے لائحہ عمل (Constitution) بھی بنوایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے منظوری حاصل کی۔

مرکز کے علاوہ جلد ہی پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں لوکل چیپٹر قائم ہو گئے اور بیرون پاکستان بھی ریجنل چیپٹر معرض وجود میں آ گئے۔

1981ء کے جلسہ سالانہ ربوہ پر دوسرے روز بعد نماز مغرب وعشاء آپ نے پہلی مجلس عاملہ کا باقاعدہ انتخاب کروایا۔ جس کی منظوری خلیفہ وقت نے عطا فرمائی۔ یہ مجلس عاملہ تین سال کے لئے منظور ہوئی تھی یعنی 84-1982ء کے لئے۔ اس وقت دیگر شعبوں کی بھاری ذمہ داریوں کے علاوہ آپ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی تھے چنانچہ آپ کے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد آپ ہی کی ہدایت کے مطابق صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور (اب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان) اس ایسوسی ایشن کے سرپرست ہوتے ہیں چنانچہ یکم جنوری 2004ء سے صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کی خلیفہ وقت نے بطور نگران (Patron) منظوری عطا فرمائی ہے۔

مرکزی عاملہ کا انتخاب ہر تین سال بعد ہوتا ہے جس کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح عطا فرماتے ہیں۔ 2003-06ء کے لئے انتخاب مارچ 2003ء میں ہوا تھا جس کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے عطا فرمائی ہے۔

ایسوسی ایشن کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

''احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن کے ساتھ میرا جو تعلق ہے وہ رپورٹ میں بیان کر دیا گیا ہے ذاتی حیثیت سے ان معنوں میں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اس ایسوسی ایشن کے آغاز ہی سے اس کے کاموں سے میرا تعلق پیدا کروا دیا تھا اور اس کو منظم کرنے کی ذمہ داری بھی مجھ پر ڈالی تھی اور اس کے بعد جب یہ سوال پیش ہوا کہ اس کا سرپرست کون ہوگا؟ تو حضور نے میرا ہی نام بطور سرپرست منظور فرمایا اس لئے مجھے یہ خوشی ہوئی ہے کہ آپ کے ساتھ دوبارہ ملنے کا موقع مل رہا ہے قبل ازیں جب بھی میں نے اجلاسوں میں آپ کے ساتھ شرکت کی میں آپ سے مل کر اور آپس میں تبادلہ خیالات کے نتیجہ میں بہت ہی لطف اندوز ہوتا رہا کیونکہ احمدیت کی ایک علمی شاخ کا آپ سرمایہ ہیں آپ کا ذہن اگر زیادہ بیدار اور متحرک ہوگا اور ایسی خدمت سرانجام دینے کی کوشش کرے گا جو فن کی بھی خدمت ہو اور بحیثیت جماعت بھی کارآمد ثابت ہو تو زندگی کا ایک بہت بڑا مقصد آپ کو حاصل ہو جائے گا یہی وہ اغراض ہیں جن کے لئے ہم مل جل کر ایک دوسرے کے مشورہ کے ساتھ بات کو آگے بڑھاتے رہیں۔ بعض پہلوؤں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی خوشکن نتائج نکلے مثلاً ہمارے انجینئرز اور آرکیٹکٹس میں جذبہ اور خلوص تو ماشاء اللہ پہلے بھی تھا لیکن کوئی ایسی تنظیم نہیں تھی جس کی بدولت وہ اپنے فن کو دین کی خدمت میں پیش کر سکتے۔ چنانچہ اس تنظیم کی وساطت سے اب آپ کو یہ موقع ملا کہ جماعت میں جو کام بھی آپ کے فن سے تعلق رکھنے والے پیش آئے ان میں آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت ہی پرخلوص حصہ لیا اور جس کی استعداد میں جو کچھ بھی تھا وہ اس نے بڑی خوشی اور بشاشت کے ساتھ پیش کیا اور جماعت کا یہ احسان سمجھا کہ اس نے اس خدمت کو قبول کیا۔ دین کی خدمت کی یہی وہ روح ہے جو قبول ہوتی ہے۔ (الفضل 22 فروری 1982ء)

ایسوسی ایشن کے اغراض ومقاصد

یہ خالصۃً پروفیشنل اور غیر سیاسی ایسوسی ایشن ہے جس کے اہم مقاصد یہ ہیں۔

1۔ دین کو تقویت دینا اور آرکیٹکچر اور انجینئرنگ کے پیشہ کو ترقی دینا۔

2۔ سائنسی انکشافات کو قرآن کریم کی روشنی میں پرکھنا اور نئی ایجادات کو قرآنی صداقتوں سے ہم آہنگ کرنا۔

3۔ جماعت کی بڑھتی ہوئی فنی ضروریات آرکیٹکچرل اور انجینئرنگ کے شعبہ جات میں پوری کرنا

4۔ تحقیق کرنا اور ریسرچ پیپرز لکھنا اور اس قسم کی دیگر تنظیموں کے ساتھ علم کا تبادلہ کرنا۔

5۔ آرکیٹکچر اور انجینئرنگ کے طلباء کو پیشہ ورانہ منصوبہ بندی میں رہنمائی فراہم کرنا اور دیگر پیشہ ورانہ سرگرمیوں میں معاونت کرنا۔

6۔ ایسوسی ایشن کے اراکین کو جدید علوم اور اصول فن سے متعارف کروانا اور خود اعتمادی اور شجاعت اور ہمت پیدا کرنا تا کہ وہ اپنے فن اور ذاتی طرز عمل میں امتیاز پیدا کر سکیں۔

7۔ اراکین میں حوصلہ، انتہائی فکر ومحبت اور وقف کی روح پیدا کرنا نیز دیانتداری اور صداقت اور محنت کو شعار بنانا اور پیشہ ورانہ اور ذاتی معاملات میں اللہ تعالیٰ سے نور اور راہنمائی حاصل کرنے کا شعور بیدار کرنا۔

ایسوسی ایشن کی رکنیت

ایسوسی ایشن کی ممبرشپ کے لئے احمدی انجینئرز یا آرکیٹکٹس کے پاس کم از کم انجینئرنگ یا آرکیٹکچر کی ڈگری یا ڈپلوما ہونا ضروری ہے جو کسی قومی یا بین الاقوامی یونیورسٹی یا انسٹی ٹیوشن سے ہو جن کا منظورہ شدہ ہونا ضروری ہے۔

ڈگری یا ڈپلومہ جس ٹریڈ (Trade) میں کیا ہوتا ہے اسی ٹریڈ میں رجسٹریشن ہوتی ہے۔ ابھی تک انجینئرنگ کی جن ٹریڈز میں رجسٹریشن ہوئی ہے وہ یہ ہیں۔

i۔ سول　ii۔ الیکٹریکل
iii۔ مکینیکل اور ایگریکلچر
iv۔ میٹلرجی اور کان کنی　v۔ متفرق

آرکیٹکٹس کی ایک ہی ٹریڈ شمار ہوتی ہے تاہم ڈپلومہ ہولڈر آرکیٹکٹس اور ڈپلومہ ہولڈر انجینئرز کو ایک ہی ٹریڈ میں شمار کیا جاتا ہے۔

آرکیٹکچر اور انجینئرنگ کے طلباء کے لئے وابستہ ممبر بننے کی گنجائش ہے۔ اسی طرح اعزازی ممبرز کے لئے بھی لائحہ عمل میں شق رکھی گئی ہے۔ امتیازی حیثیت رکھنے والے سائنسدان یا ٹیکنالوجسٹ اس ایسوسی ایشن کے اعزازی ممبر بن سکتے ہیں جو ایسوسی ایشن کے اغراض ومقاصد کے حصول میں بھی ممد ومعاون ہو سکتے ہیں۔

ہیڈکوارٹر اور ریجنل چیپٹرز

IAAAE کا ہیڈکوارٹر ربوہ میں ہے اور چیئرمین اور بعض مرکزی اراکین عاملہ ربوہ میں ہی مقیم ہیں۔ دیگر اراکین عاملہ دوسرے شہروں سے سہ ماہی اجلاس عاملہ میں عموماً ربوہ میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پاکستان کے لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ، اسلام آباد، ربوہ، مظفر گڑھ (کوٹ ادو)، ملتان، سرگودھا، بہاولپور، حیدرآباد، واہ ٹیکسلا، فیصل آباد شہروں میں ایسوسی ایشن کے لوکل چیپٹر قائم ہیں علاوہ ازیں یورپ، امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، انڈیا، انڈونیشیا، نائیجیریا اور

بعض اور ملکوں میں بھی ایسوسی ایشن کے ریجنل چیپٹر قائم ہیں اور ہر ایک ریجنل چیئرمین کی اپنی اپنی عاملہ ہے۔ کینیڈا میں تو ریجنل چیپٹر کے علاوہ لوکل چیپٹر بھی قائم کر لئے گئے ہیں۔ انگلستان کے جلسہ سالانہ 2003ء پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر مکرم وکیل اعلیٰ نے یورپ کے ریجنل چیئرمین کا نیا انتخاب کروایا تھا۔ غرض خدا کے فضل سے ایسوسی ایشن کا انتظامی ڈھانچہ قائم ہو چکا ہے۔ تاہم ابھی تک بعض انجینئرز اور آرکیٹکٹس نے ایسوسی ایشن کے ساتھ رجسٹریشن نہیں کروائی امید ہے انجینئرنگ اور آرکیٹکچر کے شعبوں سے تعلق رکھنے والے پروفیشنل طالب علموں سمیت اپنے متعلقہ چیپٹر یا براہ راست مرکز سے رابطہ کر کے اپنی رجسٹریشن کروائیں گے۔

IAAAE کی بعض خدمات کا تذکرہ

جیسا کہ اغراض ومقاصد میں بیان کیا گیا ہے انجینئرنگ کے شعبہ میں جماعتی ضروریات پوری کرنے کے لئے بعض قابل ذکر خدمات یہ ہیں

☆ مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ کے لئے سسٹم کا ڈیزائن آلات کی ساخت اور تنصیب اور مسلسل بالیدگی۔ اس کا آغاز جلسہ سالانہ ربوہ 1980ء سے دو زبانوں انگریزی اور انڈونیشین سے ہوا اور اب خدا کے فضل سے درجن زبانوں میں جلسہ ہائے سالانہ برطانیہ، جرمنی اور دیگر ملکوں میں Simultaneous Interpretation system سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ آلات بہت ارزاں رقم پر ساخت کئے جاتے رہے ہیں۔

☆ دارالضیافت اور لنگر خانہ حضرت مسیح موعود ربوہ میں روٹی پلانٹ کی بالیدگی اور بعد میں یوکے میں جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خود ازراہ شفقت اس خدمت کا ذکر جلسہ سالانہ ربوہ 1982ء پر فرمایا تھا۔

☆ قصر خلافت اور پرائیویٹ سیکرٹری بلڈنگز میں انٹرکام سسٹم کی تنصیب۔ علاوہ ازیں جماعتی دفتروں میں بھی انٹرکام لگائے گئے۔ جنریٹرز کی تنصیب اس کے علاوہ ہے۔

☆ جامعہ احمدیہ میں ملٹی لینگویج لیب پر کام کیا گیا۔

☆ آرکیٹکچرل ضروریات پوری کرنے کے لئے مرکز میں مختلف عمارتوں اور مہمان خانوں کے ڈیزائن اور تعمیرات کی نگرانی، آرکیٹکٹس اور انجینئرز نے خدمت کی توفیق پائی۔ بعض کام یہ ہیں۔

☆ قصر خلافت اور پرائیویٹ سیکرٹری بلڈنگز

☆ بیت المبارک اور بیت اقصیٰ کی توسیع وتزئین

☆ مختلف گیسٹ ہاؤس، سوئمنگ پول، لجنہ ہال، دارالضیافت جدید بلاک،

☆ فضل عمر ہسپتال کی توسیع

☆ دارالاکرام

☆ بیوت الحمد کوارٹرز

☆ انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کا وسیع منصوبہ

3۔ یوروپین چیپٹر کی ایک رپورٹ کے مطابق انہوں نے مندرجہ ذیل جماعتی کاموں میں ٹیکنیکل معاونت کی۔

☆ بیت الفتوح کمپلیکس

☆ گلاسگو مشن کی درستگی اور مرمت

☆ رقیم پریس

☆ بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز، طوالو، سپین، ہالینڈ، جرمنی، بلجیم، نیو دہلی، کینیڈا، امریکہ، گیمبیا، سویڈن، ڈنمارک، آسٹریلیا، گوئٹے مالا، برمنگھم،

☆ گھانا میں دو بیوت الذکر اور پرنٹنگ پریس

☆ قادیان میں مقامات مقدسہ کی درستگی اور حفاظت

ٹیکنیکل میگزین کی اشاعت

1989ء میں صد سالہ جوبلی کے موقع پر سووینئر سے آغاز کیا گیا پھر تقریباً سالانہ بنیادوں پر ٹیکنیکل میگزین کی اشاعت کا اہتمام ہو رہا ہے۔

بعض سالوں میں بوجوہ ناغے بھی ہوئے تاہم 2003ء تک دس میگزین شائع ہو کر منظر عام پر آ چکے ہیں۔ ان رسائل میں حضرت خلیفۃ المسیح کے ایسوسی ایشن کے بارہ میں ارشادات اور ہدایات کے علاوہ مختلف النوع ٹیکنیکل مضامین، رپورٹس، اور اس سلسلہ میں نادر تصاویر کی اشاعت شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے مسلسل پذیرائی کے خطوط ہماری حوصلہ افزائی کرتے رہے ہیں۔ آپ نے خواہش فرمائی تھی کہ میگزین کا یہ سلسلہ خوب سے خوب تر ہو کر جاری رہے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ ابھی 2002-03ء کا میگزین جو شائع ہوا ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے نام سے منسوب کیا گیا ہے اور کئی نادر مضامین اور تصاویر پر مشتمل ہے۔

تحقیق اور بالیدگی

اغراض ومقاصد میں سے ایک اہم مقصد تحقیق اور بالیدگی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک تو انجینئرز ملک لال خان صاحب اور منیر احمد فرخ صاحب اور ایوب احمد ظہیر صاحب کے ذریعے ٹیلی مواصلات کے شعبہ میں نہایت اہم کام ہوا ہے۔ جو رواں تراجم کے سنانے کے لئے ڈیزائن اور آلات کی ساخت وتنصیب ہے جو ہر جلسہ سالانہ پر غیر ملکی وفود کے لئے نظر آتا ہے آغاز تو اس ٹیم کے ذریعہ ہوا تھا۔ لیکن 1[illegible]ء سے اس کے منتظم اعلیٰ منیر احمد فرخ صاحب (امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع اسلام آباد) ہیں۔

☆ ایک شعبہ Slipforming کا ہے جس کے ماہر ہمارے انجینئر منیر احمد خاں صاحب ہیں جو پاکستان میں کئی بلند وبالا چمنیاں اور Silos بنا کر اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔

☆ سستے گھروں کے ماڈل پر انجینئرز میجر بشیر احمد طارق اور میجر نواز منہاس صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے جلسہ سالانہ 1983ء پر انعام لے چکے ہیں۔

☆ ملک وسیم احمد صاحب (صدر لاہور چیپٹر) نے الیکٹریکل پینلز اور سوئچ گیئر میں کام کیا ہے۔

☆ اسلام آباد میں ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کمپیوٹر سنٹر کا قیام ہے جس کی ابتدائی سرمایہ کاری کے لئے رقم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے منظور فرمائی۔ انجینئر صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب شہید نے ربوہ میں کمپیوٹر کا نظام جاری کیا (آپ بنیادی طور پر الیکٹریکل انجینئر تھے اور پھر امریکہ سے کمپیوٹر انجینئرنگ کی۔ آپ IAAAE کے Executive Member بھی تھے)

☆ جامعہ میں Multi Media Learing Language Lab بھی قابل ذکر ہے۔

علوم کا تبادلہ

اس سلسلہ میں کراچی چیپٹر نے اہم کام کیا ہے اپنے اجلاس میں انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرز پاکستان کے صدر انجینئر آئی اے عثمانی صاحب کو مدعو کیا جنہوں نے خطاب یکم مئی 1997ء کو فرمایا۔ ایسے ہی لاہور چیپٹر نے بھی ایک بار اس کا اہتمام کیا۔

سالانہ کنونشن

کئی سالوں سے مرکز میں یک روزہ سالانہ کنونشن ہوتا ہے۔ جس میں ریسرچ پیپرز، پڑھنے کے علاوہ مختلف انجینئرز تبادلہ خیال کرتے ہیں اور اپنے تجربات بتاتے ہیں۔ اس کے کنوینر ڈاکٹر آرکیٹکٹ رفیق احمد ملک صاحب ہیں۔ اور ان کی طرف سے کام انجینئر نوید اطہر شیخ صاحب کر رہے ہیں۔ اس کنونشن کے دوران ہی سہ سالہ انتخاب ہوتا ہے اور سرپرست صاحب بھی خطاب فرماتے ہیں گروپ فوٹو بھی ہوتا ہے اور انڈسٹریل نمائش بھی لگتی ہے۔

ایسوسی ایشن کے بانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی توقعات

ایسوسی ایشن کے تعارف کے طور پر چند جھلکیاں پیش کی گئیں۔ اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ایسوسی ایشن کے بانی کی کیا توقعات تھیں۔ اس سلسلے میں حضرت خلیفہ ثالث کی بعض نصائح پیش کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطاب میں ایسوسی ایشن کے ممبران کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"......... ایک احمدی اور غیر احمدی میں مابہ الامتیاز (فرقان) ہونا چاہئے اور فرقان کی نمایاں چیز جو دوسرے کو نظر آئے ایک تو ہر قسم کی دیانت کا ہونا .... (دیانت پیشے کے لحاظ سے، محنت کے لحاظ سے، محبت کام میں کے لحاظ سے) اور اپنے فن سے پیار ہونا چاہئے اور یہ (Urge) ہونی چاہئے کہ میں نے کوئی چیز پیدا کرنی ہے......... کسی سے پیچھے نہیں رہنا، کوئی دھبہ آپ کے چہرے پر نہ ہو، ہر کام جو کرنا ہے وہ ایسا کرنا ہے کہ عمارت دیکھ کے دنیا سمجھ جائے کہ کسی احمدی انجینئر کی بنی ہوئی ہے.........

خدا تعالیٰ نے آپ کا ایک رعب قائم کیا ہے۔ اپنے ہاتھ سے تو اس کو خراب نہ کریں......... اگر تم سے کوئی غلطی ہو تو غلطی آپ کی نہیں جماعت بدنام ہوتی ہے ذرا سی غلطی ہو تو میرے پاس خط آ جاتے ہیں کہ ہم تو احمدیوں کو ایسا اچھا سمجھتے تھے فلاں شخص نے ایک غلطی کر دی۔ چاہے وہ تھوڑی ہی ہو، چاہے اس کی اپنی غلط فہمی ہو۔ ایک دفعہ تو بڑے دکھ سے مجھے خط پڑھنا پڑتا ہے۔ تو دعا کریں اپنے لئے بھی، دنیا میں انقلاب عظیم پیدا ہو گیا ان بنی نوع انسان کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر دل میں گڑ جائے اور ہم میں سے ہر ایک شخص انجینئر، ڈاکٹر اور جو دوسرے پروفیشن والے ہیں وہ اپنے اندر امتیاز پیدا کریں کہ اس کے پروفیشن میں اس سے زیادہ اچھا کوئی کام کرنے والا نہیں۔ زیادہ بزنس پروڈیوس کرنے والا کوئی نہیں۔ اس واسطے کہ یہ احمدی جو ہیں یہ قوم ہی کوئی اور ہے یہ نسل ہی کوئی اور ہے۔ یہ آدم کی، پتہ نہیں اولاد ہیں یا کہیں اور سے آ گئے ہیں۔ تب ہی وہ آپ کی طرف توجہ کریں گے اگر وہ آپ سے پہلے ہی زیادہ اچھے ہیں تو احمدیت میں آ کر وہ سمجھیں گے کہ ہم نے کیا بننا ہے ایسے ہی بن جانا ہے جیسے ہمارے سامنے مثالیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقائق کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ اور ہمیں سب کے لئے نیک نمونہ بنائے اور ہم سے راضی ہو اور خوش ہو اور ان تمام بشارتوں کا اور دعاؤں کا ہمیں وارث بنائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے روحانی فرزند مہدی اور ان کی جماعت کے لئے کیں اور جو مہدی نے اپنی جماعت کے لئے کیں۔ آمین

(خطاب فرمودہ: 30 اکتوبر 1980ء
مطبوعہ ٹیکنیکل میگزین 99-1998ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق دے اور خلیفہ وقت کی توقعات پر پورا اترنے کے لائق بنائے۔ آمین

کام کا وقت

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ یہ امر ہمیشہ اپنے مدنظر رکھیں کہ اس زمانہ میں سکون موت کا نام ہے جو کھڑا ہوگا۔ وہ مر جائے گا یا پیچھے دھکیلا جائے گا۔ جو دوسرا نام موت کا ہی ہے۔ پس انہیں چاہئے کہ اپنی تعلیم کے ختم کرنے پر وہ ایک منٹ بھی یہ خیال نہ کریں کہ اب شائد ان کے لئے آرام کا وقت آ گیا ہے۔ انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ آرام کا نہیں بلکہ کام کا وقت آ گیا ہے۔

(الفضل 21۔ اکتوبر 1924)

(مرسلہ نظارت امور عامہ)

ڈاکٹر سعید احمد صاحب

مکرم سردار فیروز الدین صاحب امرتسری

خاکسار کے آباء واجداد ہندو نسلی خاندان منہاس راجپوت تھے۔ خاندان کے بزرگ گروش زمانہ کی وجہ سے وادی کشمیر سے ہجرت کر کے سکھوں کے علاقہ ماجھ میں آ گئے۔ زرعی اراضی تھوڑی تھی۔ اس لئے کاشتکار کم، اکثر تاجر پیشہ تھے میرے دادا مکرم فقیر محمد صاحب اپنے علاقہ میں منڈی مویشیاں کے مشہور و معروف تاجر تھے۔ خاندان میں سپاہ گری کا جذبہ بھی موجزن تھا۔ خاکسار کے والد مکرم فیروز الدین صاحب کی پیدائش لگ بھگ 1918ء میں موضع ادھوکل ضلع امرتسر انڈیا میں ہوئی۔ یہ گاؤں سکھوں کے گڑھ میں تھا۔ حصول تعلیم میں بہت مشکلات تھیں۔ ان حالات میں والد محترم 1931ء میں مڈل تک تعلیم حاصل کر سکے۔ 1932ء میں کریانہ اسٹور کھولا۔ بعد میں محکمہ حفظان صحت میں ملازم ہو گئے۔

محترم والد صاحب کو احمدیت کا تعارف مکرم گیانی محمد دین صاحب المعروف بہادر سنگھ مربی اچھوت اقوام کے ذریعے ہوا۔ ان کی ہمدردانہ توجہ اور دعوت الی اللہ سے تحقیق کا موقعہ ملا۔ والد صاحب مزید تسلی کے لئے گھوڑے پر سوار ہو کر قادیان گئے۔

وہاں کی روحانی فضاء، محبت و پیار اور اخلاقی کشش نے والد صاحب کو بہت متاثر کیا مکرم گیانی محمد دین صاحب کے ذریعے والد صاحب کو راجپورہ نزد پھیرو چیچی اراضی پر بطور منشی کام کرنے کا موقعہ ملا یہاں پر میرے والد صاحب مرزا شجاع بیگ آف پٹی نابینا جو کہ مکرم مرزا گل محمد صاحب رئیس قادیان کے رشتہ دار تھے، کو حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھ کر سنایا کرتے تھے اس طرح سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرنے سے حق بالکل واضح ہو گیا اس طرح والد صاحب سیدنا حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر 1935ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں شامل ہو گئے۔

محترم والد صاحب کے قبول احمدیت پر گاؤں اور علاقہ میں مخالفت کی آگ لگ گئی اور گھر میں صف ماتم بچھ گئی۔ لوگ جوق در جوق اظہار افسوس کے لئے آتے اور ساتھ ساتھ طعنہ زنی کرتے۔ نزدیک کوئی احمدی نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود کی غلامی اختیار کرنے پر دوستوں، رشتہ داروں اور علماء سے بحث ہونے لگی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ ہر کسی کو منہ کی کھانا پڑی۔

بعد ازاں والد محترم مکرم گیانی صاحب مذکور کے مشورہ اور تحریک پر قادیان چلے گئے۔ قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے زیر سایہ خدمت کا موقع ملا۔ حضرت میاں صاحب مرحوم اور حضرت سیدہ بو زینب صاحبہ نے والدین سے بڑھ کر پیار دیا اور احمدیت کا خادم بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ خاندان حضرت مسیح موعود پر برکتیں اور رحمتیں نازل فرماتا رہے۔

والد محترم 1936ء میں قادیان سے 15 پنجاب رجمنٹ میں بھرتی ہو کر انبالہ چھاؤنی چلے گئے۔ 23/ اپریل 1947ء کو ڈسچارج ہونے پر کمانڈنگ آفیسر نے سرٹیفکیٹ میں ریمارکس Exaмplry (دوسروں کے لئے نمونہ) تحریر کئے۔ 1947ء سے تا وفات ملٹری پنشن ملتی رہی۔

جماعتی خدمات

قیام پاکستان کے بعد والد محترم فیملی کے ساتھ پہلے احمدیہ مہاجر کیمپ رتن باغ جودھامل بلڈنگ لاہور پہنچے۔ چند روز بعد تحصیل جڑانوالہ چک 96 رگ۔ب صرئح میں زمین کی الاٹمنٹ پر چلے گئے آپ کو درج ذیل جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔

☆ پاکستان پہنچنے کے کچھ دن بعد اخبار الفضل، لاہور میں یہ اعلان پڑھ کر کہ فوجی احباب خدام الاحمدیہ کی تربیت اور ٹریننگ کے لئے لاہور پہنچ جائیں تا کہ مہاجرین کی آمد اور آبادکاری میں حکومت پاکستان کی پوری مدد کی جا سکے۔ نیز والد صاحب کو مرکز سے بھی مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی کی تحریر ملی کہ جلد لاہور پہنچیں۔ آپ نے سب اہل و عیال کو سپرد خدا کیا اور رتن باغ لاہور پہنچ گئے۔ اس طرح خدام الاحمدیہ کی تربیت کی توفیق پائی۔

☆ حکومت پاکستان کی جانب سے ایک رضا کار بٹالین کا قیام ہوا مرکز سے حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے فرقان فورس میں شامل ہو کر محاذ کشمیر بربط میں 1948ء تا 30/ جون 1951ء خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

☆ اسی سال حضور کے ارشاد پر والد صاحب نے زندگی وقف کرنے کی سعادت حاصل کی۔ چنانچہ یکم جولائی 1951ء تا 1996ء بطور انسپکٹر تحریک جدید خدمت بجالاتے رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آنریری طور پر اسی خدمت پر مامور رہے اس طرح والد محترم نے تحریک جدید میں نصف صدی تک خدمت کرنے کی توفیق پائی۔

☆ 20/ ستمبر 1948ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب ربوہ کی بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائے تو والد صاحب بھی آپ کے قافلہ میں بطور پہرہ دار شامل تھے۔ علاوہ ازیں حضور کے قافلہ کے ساتھ سرگودھا، بھیرہ، پشاور، مردان، کیمبل پور اور راولپنڈی کے سفر کے دوران بھی آپ کو خدمت کی توفیق ملی۔

خاکسار کے والد محترم 1945ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے ہمیشہ وقت پر چندہ وصیت ادا کرتے۔ آپ نے اپنی زندگی میں ہی 1996ء میں حصہ جائیداد ادا کر دیا۔ تحریک جدید کے اولین مجاہدین میں آپ کا نام شمار ہوتا ہے تحریک جدید کی شائع کردہ فہرست پانچ ہزاری مجاہدین 1934ء تا 1953ء میں والد صاحب کا نام شامل ہے۔ آپ نے 1934ء تا 2034ء پورے سو سال کا تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے کی توفیق پائی۔

قیام پاکستان کے وقت والد محترم نے ایک سال کی پنشن کی رقم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں پیش کرنے کی منت مانی لیکن بعض مجبوریوں اور عیال داری کی وجہ سے یہ ادائیگی نہ ہو سکی۔ چنانچہ 1991ء میں خلیفہ وقت کی خدمت میں یہ رقم قبول فرمانے کی درخواست کی گئی۔ حضور کے ارشاد پر مذکورہ رقم زکوۃ کی مد میں زیر کوپن 02087/16-12-1991 خزانہ میں جمع کرا دی گئی۔

آپ احمدیت کے شیدائی نظام سلسلہ پر اس کی روح کے مطابق پوری طرح عمل کرنے والے نیک سیرت اور دعا گو بزرگ تھے۔ غیر از جماعت رشتہ داروں اور دوستوں سے آپ نے آخر وقت تک تعلق استوار رکھا۔ سب کے ساتھ محبت و پیار کے ساتھ پیش آتے اور صائب مشورے دیتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے۔

آپ کے پسماندگان میں دو بیٹے پانچ بیٹیاں اور نصف صد کے قریب نواسے نواسیاں اور پوتے، پوتیاں بطور یادگار ہیں۔

خاکسار والد محترم کے حالات زندگی اور جماعتی خدمات کے بارے میں ایک کتاب ترتیب دے رہا ہے۔ احباب سے گزارش ہے اگر کسی کے پاس اس سلسلہ میں کوئی مواد ہو تو درج ذیل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

سعید احمد۔ مکان نمبر C / 20 پہنور کالونی سٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص (سندھ)

تعارف کتب

انوار العلوم

جلد نمبر 14

نام کتاب: انوار العلوم

جلد نمبر: 14

مجموعہ تصانیف: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ناشر: فضل عمر فاؤنڈیشن

سن اشاعت: مارچ 2004ء

تعداد صفحات: 618

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود کو اپنی جناب سے عظیم موعود فرزند کی خوشخبری عطا فرمائی تو پیشگوئی کے الفاظ میں اس پسر موعود کی جن صفات اور خوبیوں کا تذکرہ کیا ہے ان میں یہ بھی شامل تھیں کہ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کی ذہانت و فطانت اور آپ کی علو علمی کا ایک روشن اظہار ''انوار العلوم'' کی جلدات کی صورت میں بھی ہو رہا ہے۔ آپ کی حقائق و معارف پر مبنی تصانیف ''انوار العلوم'' کی صورت میں فضل عمر فاؤنڈیشن کی جانب سے شائع ہو رہی ہیں کتاب ھذا اس سلسلہ کی چودھویں کڑی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت کی علمی، روحانی، اخلاقی، معاشی اور معاشرتی ترقی اور راہنمائی کے لئے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ یہ راہنمائی تقاریر اور تصانیف دونوں صورتوں میں موجود ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے عملی اقدامات فرمائے اور اس راہ میں معاندین کی طرف سے پیش آمدہ پراپیگنڈے کا تدارک فرمایا۔ نیز جماعت کو جن اندرونی اور بیرونی ابتلاؤں اور فتنوں کا سامنا کرنا پڑا ان حالات میں اولوالعزم خلیفہ نے جماعت کی راہنمائی کی۔

انوار العلوم کی جلد 14 مئی 1935ء سے دسمبر 1937ء کی تحریرات اور تقاریر پر مشتمل ہے۔ حضرت مصلح موعود کی ذہانت و فطانت اور بلند پایہ علمی و روحانی معیار کی آئینہ دار یہ جلد 28 تقاریر و تحریرات پر مبنی ہے۔ اس دور میں جماعت کو کئی اندرونی اور بیرونی ابتلاؤں سے نبرد آزما ہونا پڑا۔ جن میں جماعت خدا کے فضل سے حضرت مصلح موعود کی قیادت میں سرخرو ہو کر نکلی۔ بلکہ تحریک جدید کی الہی سکیم کے نتیجہ میں جماعت کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے سامان بھی کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان حالات میں جماعت پر اپنے افضال کی بارش نازل کی جبکہ معاندین و حاسدین کو ذلت و رسوائی اٹھانا پڑی۔

انوار العلوم کی یہ جلد تاریخ احمدیت میں رونما ہونے والے کئی اہم واقعات کی حقیقت کے بارہ میں آگاہی دیتی ہے۔ اس دور میں جہاں جماعت کو بعض اندرونی اور بیرونی ابتلاؤں کا سامنا کرنا پڑا وہاں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بھی احباب جماعت نے خلافت کے سایہ میں اترتی ہوئی مشاہدہ کی۔ اس

تاریخی دور کے حالات و واقعات کے بارہ میں پرمعارف تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر مشتمل یہ کتاب یقیناً احباب کے ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا باعث ہوگی۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

نمازی بنایا ہے تو نیک بھی بنائیں

عطاء الحق قاسمی لکھتے ہیں۔

غیر ملکی ثقافت کی یلغار میں شرعی داڑھی رکھنا کتنا مشکل کام ہے لیکن لاکھوں لوگ استہزائی نظروں کو نظر انداز کرتے ہوئے سنت نبویؐ کی پیروی میں داڑھی رکھتے ہیں۔

آج کی مصروف زندگی میں پانچ وقت نماز ادا کرنا کس قدر کٹھن فریضہ ہے۔ کسی انتہائی ضروری کام کے دوران اذان کی آواز سنائی دیتی ہے اور لوگ وہ کام درمیان میں چھوڑ کر وضو کے لئے اٹھتے ہیں اور خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔ فجر کی نماز خصوصاً سردیوں میں ادا کرنا نیند کی قربانی مانگتا ہے۔ گرم نرم لحاف میں سے نکل کر وضو کرنا ہوتا ہے اور جو لوگ مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں وہ سخت سردی میں مسجد تک کا فاصلہ بھی بخوشی طے کرتے ہیں، صرف خدا کی رضا کے حصول کیلئے۔

روزہ رکھنا خصوصاً موسم گرما میں جان جوکھوں کا کام ہے لیکن گردے، شوگر اور بلڈ پریشر کے مریض بھی ڈاکٹر کی ہدایت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یہ دینی فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

کمزور نحیف، بیمار اور بوڑھے لوگ بھی جن کے لئے چند قدم چلنا بھی مشکل ہوتا ہے حج کا فریضہ ادا کرنے کے لئے ہزاروں میل کا سفر اختیار کرتے ہیں۔ وہ خدا اور اس کے رسولؐ کے حکم کی تعمیل میں اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

ہمارے ہاں ہر نماز کے بعد وظائف کا ورد کرنے والے بھی لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ مختلف مواقع پر وہ عربی کی مختلف دعائیں بھی پڑھتے جاتے ہیں۔ گھر میں داخل ہوتے ہوئے، گھر سے نکلتے ہوئے، بایاں قدم اٹھاتے ہوئے، دایاں قدم اٹھاتے ہوئے، سفر پر روانہ ہوتے ہوئے اور سفر سے واپسی غرضیکہ وہ اپنے وقت کا کثیر حصہ خدا کو یاد کرنے پر صرف کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ نعت کی محفلوں میں جن میں ہزاروں لوگ شریک ہوتے ہیں ذکر رسولؐ پر عاشقوں کی آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔ مزاروں پر حاضری دینے والے اور گڑگڑا کر دعائیں مانگنے والے بھی ان گنت ہیں۔ محرم میں نواسۂ رسولؐ اور ان کے خاندان پر ہونے والے یزیدی مظالم پر لاکھوں لوگ گریہ کرتے ہیں اور ماتم کناں ہوتے ہیں۔

صرف یہی نہیں، پورے ملک میں بہت بڑے بڑے دینی اجتماعات ہوتے ہیں جن میں شرکت کرنے والوں کی کل تعداد کروڑوں تک پہنچ جاتی ہے صرف رائے ونڈ میں منعقد ہونے والے تبلیغی اجتماع میں بیس لاکھ کے قریب لوگ شرکت کرتے ہیں۔

یوں اگر دیکھا جائے تو ہمارے ہاں مذہبی ذہن اور عبادات میں مگن افراد کی تعداد کروڑوں تک جا پہنچتی ہے۔ میرے ذہن میں جو سوالات کلبلاتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ **اس قدر شدید مذہبی معاشرہ اس قدر کرپٹ کیوں ہے؟ 14 کروڑ کی آبادی میں اگر صرف ایک لاکھ لوگ بھی "نیک" ہوں تو وہ پورے معاشرے کی کایا پلٹ کر رکھ سکتے ہیں مگر کیا وجہ ہے کہ کروڑوں "نیک لوگ" نہ صرف یہ کہ معاشرے میں رتی بھر بہتری نہیں لا سکے بلکہ لین دین کے معاملات میں خود ان کی بہت بڑی اکثریت کا کردار بھی قابل رشک نہیں ہے۔** دوسرا سوال بھی اس سے ملتا جلتا ہے اور وہ یہ کہ پنج وقت نماز ادا کرنے والے، حج اور عمرے ادا کرنے والے، وظائف کا ذکر اور ورد کرنے والے، حضورؐ کی سیرت طیبہ کا بیان سن کر سر دھننے اور آنسو بہانے والے، شیطان کو کنکر مارنے والے اور اسی طرح کے دوسرے بہت سے نیک کام کرنے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو دو نمبر کاموں سے روکنے میں عبادات کام کیوں نہیں آتیں؟ اور تیسرا سوال یہ ہے کہ کہیں ہمارے علماء نے "نیکی" اور "نجات اخروی" کے لئے صرف عبادات ہی پر زور تو نہیں دیا اور وہ معاملات والے حصے کو نظر انداز تو نہیں کرتے رہے؟ یقیناً ایسا ہی ہے ورنہ جو علماء کروڑوں لوگوں کو نمازی بنا سکتے ہیں اور حاجی بنا سکتے ہیں وہ انہیں "نیک" بھی بنا سکتے تھے۔ میں ایسی نماز اور ایسے امام کے متعلق اقبال کے "فتوے" سے سو فیصد متفق ہوں۔

تیری نماز بے سرور، تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر

(جنگ 19 فروری 2004ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 36177 میں امتیاز احمد قمر ولد ممتاز احمد قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شہزاد ٹاؤن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 10 مرلے واقع شالامار ٹاؤن لاہور مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/24000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد امتیاز احمد قمر ولد ممتاز احمد شہزاد ٹاؤن اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد وصیت نمبر 25720 گواہ شد نمبر 2 حنیف احمد محمود ولد نذیر احمد سیالکوٹی صاحب مربی ضلع اسلام آباد

مسل نمبر 36178 میں عظمیٰ امتیاز زوجہ امتیاز احمد قمر قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شہزاد ٹاؤن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 12 تولے مالیتی -/90000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/14000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عظمیٰ امتیاز زوجہ امتیاز احمد قمر شہزاد ٹاؤن اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد قمر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد وصیت نمبر 25720

مسل نمبر 36179 میں ظفر اقبال قریشی ولد قریشی عبدالحق صاحب قوم قریشی پیشہ ریٹائرڈ عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع سیکٹر F-7/1 اسلام آباد مالیتی -/15000000 روپے۔ 2۔ بینک بیلنس وسر ٹیفکیٹ مالیتی -/4000000 روپے۔ 3۔ پلاٹ رقبہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سکیم لاہور مالیتی -/350000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8517 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ظفر اقبال قریشی ولد قریشی عبدالحق صاحب اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اکرم خان وصیت نمبر 24512 گواہ شد نمبر 2 سید تنویر مجتبےٰ ولد سید غلام مجتبےٰ اسلام آباد

مسل نمبر 36180 میں امۃ الحمید ظفر زوجہ ظفر اقبال قریشی قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیکٹر F-7/1 اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 65 تولے مالیتی -/325000 روپے۔ شیئرز و بانڈز مالیتی -/300000 روپے۔ نقد رقم -/25000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امۃ الحمید ظفر زوجہ ظفر اقبال قریشی اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 ظفر اقبال قریشی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سید تنویر مجتبےٰ ولد سید غلام مجتبےٰ اسلام آباد

مسل نمبر 36181 میں کوثر فہیم زوجہ فہیم احمد راشد قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر ...... بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/18000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے

ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ کوثر فہیم زوجہ فہیم احمد راشد اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 فہیم احمد راشد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد شاہد ولد نواب دین اسلام آباد

مسل نمبر 36182 میں لبیبہ احمد بنت منصور احمد خاکی صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سترہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی لاکٹ مالیتی -/4500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ لبیبہ احمد بنت منصور احمد خاکی اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد ملک اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمٰن ولد شیخ محمد عنایت اللہ اسلام آباد

مسل نمبر 36183 میں مقصود احمد ولد دین محمد قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 15-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ ساڑھے سات ایکڑ واقع گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ سندھ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/106000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مقصود احمد ولد دین محمد گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ سندھ گواہ شد نمبر 1 عبدالخالق وصیت نمبر 33408 گواہ شد نمبر 2 رانا محمد ظفر اللہ ولد رانا عطاء اللہ ناصر آباد غربی ربوہ

مسل نمبر 36184 میں نصرت بیگم زوجہ مقصود احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 15-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/4000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 50 گرام مالیتی -/36000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نصرت بیگم زوجہ مقصود احمد گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ گواہ شد نمبر 1 عبدالحق ناصر ولد امام بخش سونگی صاحب شہداد پور ضلع سانگھڑ گواہ شد نمبر 2 رانا محمد ظفر اللہ ولد رانا عطاء اللہ ناصر آباد غربی ربوہ

مسل نمبر 36185 میں رضوان احمد ولد اختر علی قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 16-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رضوان احمد ولد اختر علی گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ گواہ شد نمبر 1 عبدالخالق ناصر وصیت نمبر 33408 گواہ شد نمبر 2 رانا محمد ظفر اللہ ولد رانا محمد عطاء اللہ ناصر آباد غربی ربوہ

مسل نمبر 36186 میں نعیمہ داؤد زوجہ داؤد احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 16-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ طلائی زیورات 90 گرام مالیتی -/49000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نعیمہ داؤد زوجہ داؤد احمد گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ گواہ شد نمبر 1 عبدالخالق وصیت نمبر 33408 گواہ شد نمبر 2 رانا محمد ظفر اللہ ولد رانا عطاء اللہ ناصر آباد غربی ربوہ

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم مدثر احمد صاحب دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی خالہ مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ مورخہ 30 مارچ 2004ء بروز منگل بعمر تقریباً 60 سال جماعت احمدیہ کسراں ضلع اٹک میں ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ آپ سابق صدر کسراں مکرم ماسٹر عبدالحمید صاحب کشمیری مرحوم کی بڑی بہو اور محترم محمد صدیق صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ آپ مخلص احمدی، ہمیشہ قربانی کرنے والی اور نہایت سادہ زندگی گزارنے کی عادی تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے 2 بیٹیاں اور 6 بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ آپ کا جنازہ کسراں گاؤں میں ہی مقامی معلم صاحب نے پڑھایا اور احمدیہ قبرستان کسراں میں تدفین ہوئی تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

مکرمہ شہناز اختر صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالسنان صاحب ارشد مرحوم دارالبرکات لکھتی ہیں۔ میرے بیٹے مکرم شیخ محمد احمد صاحب عامر مورخہ 19 مارچ بروز جمعہ 2004ء، 34 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپ شیخ محمد عبداللہ صاحب کھارے والے رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے آپ بہت مخلص اور نیک تھے اگلے روز نماز عصر کے بعد بیت المہدی ربوہ میں مکرم مجیب احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین عام قبرستان ربوہ میں ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب صدر محلہ دارالبرکات نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اور مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

نکاح

مکرم منیر احمد طاہر صاحب لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے مکرم ناصر احمد صاحب کا نکاح ہمراہ مکرمہ عائشہ منورہ صاحبہ بنت مکرم عبدالسنان فیاض صاحب آف میانی ضلع سرگودھا حال اسلام آباد بعوض مبلغ تیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے مورخہ 26 مارچ 2004ء قبل از نماز جمعہ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے مبارک کرے۔

درخواست دعا

مکرم حاجی محمد اکرم صاحب دارالنصر وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار بوجہ فالج بیمار ہے خدا تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کی دعاؤں سے خاکسار کی صحت شفایابی کی طرف مائل ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آئندہ مزید پیچیدگیوں اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن الفضل ربوہ لکھتے ہیں۔ میری بھاوج مکرمہ نسرین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم غلام مرتضیٰ تبسم (عبدالحفیظ) صاحب خادم بیت الصادق علوم غربی ربوہ کی چھاتی کا آپریشن مورخہ 21۔اپریل کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے کمزوری بہت ہے آپریشن کے کامیاب اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مکرم مرزا عبدالخبیر احمد صاحب ناصر آباد شرقی حمد ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے ابا جان مکرم مرزا حمید اللہ صاحب ابن مکرم مرزا اسماعیل صاحب مثانے کی تکلیف کے باعث سی۔ایم۔ایچ لاہور میں داخل ہیں۔ اور آپریشن ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

اعلان داخلہ

پنجاب یونیورسٹی نے ایم فل/پی ایچ ڈی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 20۔اپریل 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان 18۔اپریل 2004ء

پاکستان نیوی نے بطور "سیلر" کام کرنے کیلئے بھرتی کا اعلان کیا ہے اس سلسلہ میں رجسٹریشن 29 مارچ تا 12 مئی 2004ء جاری رہے گی۔ 16 مئی 2004 کو تحریری امتحان ہوگا اس کے نتائج 13 جون 2004ء کو متعلقہ بھرتی دفتر سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 18/اپریل 2004ء۔

(نظارت تعلیم)

خبریں

ربوہ میں طلوع و غروب 23 / اپریل 2004ء	
طلوع فجر	4-02
طلوع آفتاب	5-29
زوال آفتاب	12-07
غروب آفتاب	6-45

بصرہ میں خودکش حملے، فلوجہ میں جنگ

عراق میں امریکی نگرانی میں قائم کی جانے والی سکیورٹی فورس کی چار مختلف عمارتوں پر خودکش حملوں اور فلوجہ میں جنگ کے دوران 20 بچوں سمیت 80۔افراد ہلاک ہو گئے۔ عراق کے جنوبی شہر بصرہ میں تین تھانوں پر بارود سے بھری گاڑیوں سے حملوں میں 70۔افراد ہلاک اور 200۔افراد زخمی ہو گئے۔

راولپنڈی میں گیس سلنڈر پھٹنے سے تین منزلہ عمارت گرنے سے 10 ہلاک

راولپنڈی میں الیکٹرونکس اشیاء کی دکان پر دھماکے کی وجہ سے عمارت زمین بوس ہو گئی جس سے 10۔افراد ملبے تلے دب کر جاں بحق اور 11 زخمی ہو گئے۔

ریاض میں خودکش کار بم دھماکہ

سعودی دارالحکومت ریاض میں وزارت داخلہ اور پولیس ہیڈ کوارٹرز کے قریب کاروں میں نصب بم ناکارہ کرنے کے دوران کار بم دھماکے میں 6 پولیس اہلکاروں سمیت 10۔افراد جاں بحق ہو گئے۔ سعودی عرب کی سکیورٹی فورس کے دفتر کے باہر کار کو حفاظتی جنگلے کی جانب جاتے دیکھا گیا محافظوں نے روکا تو وہ دھماکے سے پھٹ گئی۔

10 لاکھ افراد کو رہائشی سہولتیں دینے کا وعدہ

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا کہ پانچ مرلہ سکیم کے تحت صوبہ بھر میں دس لاکھ افراد کو رہائشی سہولتیں فراہم کی جاسکیں گی۔ پہلے مرحلے میں پنجاب کے 16 پسماندہ اضلاع میں رہائشی سہولتیں دینے کیلئے 5 مرلہ سکیم پر عملدرآمد شروع کیا گیا ہے جس سے 6 لاکھ افراد فائدہ اٹھائیں گے۔

عدلیہ اور مسلح افواج کے احتساب کیلئے قانون میں ترمیم

نیب کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل منیر حفیظ نے کہا ہے کہ حکومت چاہے تو عدلیہ اور مسلح افواج کے احتساب کیلئے قانون میں ترمیم کی جا سکتی ہے۔ دنیا کے کئی ملکوں میں عدلیہ اور مسلح افواج کے احتساب کا قانون موجود ہے۔ نیب کو ایسے قانون پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

قدیم ترین انسانی تہذیب کی دریافت

امریکہ سے شائع ہونے والے جریدہ ''جرنل سائنس'' نے انکشاف کیا ہے کہ ماہرین آثار قدیمہ کو جنوبی افریقہ کی ایک غار سے 75 ہزار سال پرانا ایک ہار ملا ہے جس کے متعلق اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ دنیا کا قدیم ترین زیور ہے اس طرح ماہرین کا یہ اندازہ غلط ثابت ہو گیا ہے کہ انسان کی قدیم ترین تہذیب 45 ہزار سال پرانی تھی کیونکہ یہ ہار اس سے بھی 30 ہزار سال پرانی تہذیب کی نشانی ثابت ہوا ہے۔ جریدہ نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ بحر ہند کے ساحل پر ''بلامبوس'' نامی غار سے ملنے والے اس ہار میں 41 سیپیاں ہیں ماہرین کا اندازہ ہے کہ ہار پتھر کے زمانے کے وسط کا ہے ہار کی سیپیوں پر سرخ دھبے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس پر رنگ کیا گیا ہے۔

وائرس زدہ خون کی منتقلی

ایک خبر کے مطابق مختلف سرکاری بلڈ بینکوں میں غیر معیاری اور سستی کٹس (Kit S) استعمال ہو رہی ہیں جن کا رزلٹ تسلی بخش نہیں ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایسی کٹوں کے استعمال سے ہیپا ٹائٹس بی اور سی کا کمزور وائرس رہ جاتا ہے اور اس کا کٹ پر رزلٹ نہیں آتا۔ ایسا خون جب کسی دوسرے مریض کو منتقل کیا جاتا ہے تو وہ بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے یہ صورتحال تشویشناک ہے کہ خطرناک بیماریوں سے بچاؤ کے لئے ضروری حفاظتی تدابیر پر عمل نہیں ہو رہا۔

(خبریں 17۔اپریل 2004ء)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل ضلع اسلام آباد کے دورہ پر الفضل کیلئے نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ہماری زمین (Earth)

فاصلہ کے اعتبار سے زمین سورج سے تیسرے نمبر پر واقع سیارہ ہے۔ اور تمام نظام شمسی میں یہ واحد سیارہ ہے جو سورج سے مناسب ترین فاصلہ پر واقع ہے یعنی جہاں سورج کی جھلس دینے والی شعاعوں کا اثر کم ہو جاتا ہے اور دوسری طرف خلا کی ناقابل برداشت ٹھنڈک سورج کی تمازت کے زیر اثر قابل برداشت حد پر آ جاتی ہے اس کے اوپر اوزون گیس کا کئی میل موٹا بادل سورج کی مہلک شعاعوں کو نیچے آنے سے روکتا ہے۔ یہاں پانی مائع حالت میں موجود ہے اور ہوا نائٹروجن اور آکسیجن کے مرکب کی صورت میں کھلی دستیاب ہے جو حیواناتی اور نباتاتی زندگی کی جان ہے۔ اس طرح یہ سیارہ اپنی زبان حال سے چیخ چیخ کر اعلان کر رہا ہے کہ اسے کسی خلاق اعظم نے کسی خاص سکیم کے تحت خاص مقصد کے لئے بنایا ہے اور یہ محض ارتقا کے تحت خود بخود پیدا نہیں ہو گیا۔ تمام نظام شمسی میں درجہ حرارت کا شدید گرم یا شدید سرد ہونا۔ پانی اور آکسیجن گیس کا مکمل فقدان اور دیگر جغرافیائی حالات ایسے خوفناک ہیں کہ کسی قسم کی زندگی کے پیدا ہونے یا باقی رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا انسان کو کائنات کی خلقت پر غور کرنے کے بعد ساتھ ہی زمین کی خلقت پر الگ سے غور کرنے کی دعوت دینا بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کا حصہ ہونے کے باوجود اسے دیگر اجرام فلکی سے کسی جداگانہ نظام کے تحت جداگانہ مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ جسامت کے لحاظ سے یہ نظام شمسی کا عین مرکزی سیارہ ہے یعنی چار سیارے اس سے چھوٹے اور چار بڑے ہیں اس کا قطر 7926 میل ہے سورج سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ نو کروڑ پینتالیس میل اور کم سے کم نو کروڑ چودہ لاکھ میل ہے اور یوں اس کی سورج کے گرد گردش کا مدار انتہائی مناسب شکل کا ہے یعنی اتنا ہی بیضوی ہے جو چار موسموں کے بننے کیلئے مناسب ترین ہو اور اس کا اس مدار کے دوران سیدھا قائم رہنے کی بجائے ہلکا سا زاویہ بنا کر گردش کرنا ان موسموں کے دوران دن رات کی لمبائی کو چھوٹا بڑا کرنے کے لئے انتہائی موزوں ہے۔ یہ اپنی محوری گردش 23 گھنٹہ 56 منٹ میں اور سورج کے گرد مدار کی گردش 365 دن 6 گھنٹے 9 منٹ 9 سیکنڈ میں مکمل کرتی ہے۔ اس کی کشش ثقل سے باہر نکلنے کے لئے 25 ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار ہے۔ سورج سے تمازت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی اندرونی وہ حرارت جو اس کے بننے کے عمل کے دوران اندرونی مرکز کے زبردست دباؤ کے تحت سکڑنے کے نتیجہ میں پیدا ہوئی تھی اور نیز اس کے اندر موجود تابکاری پیدا کرنے والے مادہ کی ٹوٹ پھوٹ سے پیدا ہوتی ہے وہ اس کے اندر موجود اپنی توانائی کا ذریعہ بھی ہے۔ اگر زمین کا دور خلا میں مشاہدہ کیا جائے تو یہ چاند کی نسبت بہت بڑے سائز کا اس سے کہیں زیادہ خوبصورت نیلے رنگ کا گولہ دکھائی دیتی ہے جس کے اوپر جگہ جگہ سفید رنگ کے بادل خوبصورت ڈیزائن میں بکھرے پڑے ہیں۔

زمین کا ذکر ادھورا رہے گا اگر اس کے ساتھ اس کے گرد گھومنے والے اس کے اپنے ہی ایک حصہ یعنی چاند کا ذکر نہ کیا جائے۔ چاند جسامت میں زمین کا آٹھواں حصہ ہے۔ اس کا قطر 2160 میل ہے اور کشش ثقل اتنی کہ راکٹ کو اس سے باہر نکلنے کے لئے محض 5400 میل فی گھنٹہ کی رفتار درکار ہوگی اس کا زمین سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ 2 لاکھ 52 ہزار 7 سو 11 میل اور کم سے کم فاصلہ 2 لاکھ 21 ہزار 4 سو چھپن میل ہے یہ اپنے محور کے گرد گردش 27 دن 7 گھنٹے 43 منٹ میں مکمل کرتا ہے اور حیرت در حیرت کی بات یہ ہے کہ زمین کے گرد اس کی گردش کا مدار سیکنڈوں کے حساب سے ٹھیک اسی مدت میں مکمل ہوتا ہے یعنی تمام نظام شمسی میں یہ استثنائی صورت حال بھی ایسے ٹکڑے کو عطا کی گئی ہے جس کا براہ راست زمین کی خشکی، سمندروں اور حیواناتی اور نباتاتی زندگی پر گہرا اثر مرتب ہوتا ہے۔

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجر کار، دیجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان
آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ ربوہ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

اب آئے گا مزہ
ہم لے کر آئے ہیں مزے مزے کے کھانے
تقریبات کو حقیقی خوشیاں بنانے والے
گوندل ٹینٹ اینڈ پارٹی ڈیکوریٹرز
گولبازار ربوہ
فون نمبر: 04524-212758

سی پی ایل نمبر 29